فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہند)

فتاویٰ یسئلونک

دار الافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 47 | جمعۃ المبارک 28 جمادی الاولیٰ 1441ھ 24 جنوری 2020ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- **بالمشافہ**: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- **بذریعہ ویب سائٹ**: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- **بذریعہ برقی مراسلہ**: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- **بذریعہ واٹس ایپ**: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ، سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دار الافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: لوگ ہمارے مخلوط محافل میں نہ جانے پر بہت سوال کرتے ہیں۔ یہ بتا دیں کہ اس کے بارے میں کوئی حدیث ہے؟ کیا مخلوط محفل میں جانا کبیرہ گناہ میں شامل ہے؟ کیا نہ جانے پر علماء نے اجتہاد کے ذریعے یہ بات طے کی ہے یا کوئی اور دلیل بھی ہے؟ لوگ ہمارے اسپتالوں اور دیگر ضروری جگہوں پر جانے پر بھی اعتراض اٹھاتے ہیں کہ وہاں کس حیثیت سے جاتے ہو تم لوگ؟ کیا حقوق العباد کے نام پر ایسی جگہ پردے میں جا سکتے ہیں؟ اور کیا نا جائز اور حرام برابر ہیں؟

جواب: بلا ضرورت شدیدہ مردوں وعورتوں کا مخلوط اجتماع نا جائز ہے، کیوں کہ اس سے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس اختلاط سے منع فرمایا ہے۔

بخاری شریف میں ہے: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَرَأَيْتَ الحَمْوَ؟ قَالَ: الحَمْوُ المَوْتُ". (بخاری، کتاب النکاح، بَابٌ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى المُغِيبَةِ)

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک انصاری صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ عورت کے لیے سسرالی رشتے دار دیور، جیٹھ وغیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو موت ہیں (یعنی سسرالی رشتے داروں سے پردہ نہ کرنا موت کی طرح خطرناک ہے)''۔

حدیث شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَخْطُبُ: "أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، ولا تسافر إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ (صحیح ابن خزیمة، کتاب المناسك، باب ذكر خروج المرأة لأداء فرض الحج بغير محرم....)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا خبردار کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے''۔

مسند احمد میں ہے: وَلا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ (مسند احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند الخلفاء الراشدين، أول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے''۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت کا بلا ضرورت تنہائی اختیار کرنا یا کسی بڑے مجمع میں دونوں کا ساتھ جمع ہونا جائز نہیں کیونکہ وہاں شیطان اپنا کام کرتا ہے اور فتنے میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے، لیکن اگر ہسپتال یا کسی اور جگہ پر جہاں جانے کی ضرورت ہو اور عورت پردے کے ساتھ جائے تو شرعاً اس کی اجازت ہے ضرورت کے تحت کیے جانے والے کاموں کا حکم عام حالات میں کیے جانے والے عمل سے مختلف ہوتا ہے۔ اس لیے اس ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا درست نہیں۔

فأما حالة الضرورة فالضرورات تبيح المحظورات، ألا ترى أن الله أباح شرب الخمر وأكل الميتة ولحم الخنزير ومال الغير حالة المخمصة وما إذا غص، وهذا لأن أحوال الضرورات مستثناة، قال تعالى: {وما جعل عليكم فى الدين من حرج} [الحج: 78]، وقال: {لا تكلف نفس إلا وسعها} [البقرة: 233]؛ وفى اعتبار حالة الضرورة حرج وتكليف ما ليس فى الوسع، ولأن هذه الأفعال مأمور بها، فعند بعضهم هي واجبة، وعند البعض سنة مؤكدة، ولا يمكن فعلها إلا بالنظر إلى محالها، فكان الأمر بها أمرا بالنظر إلى محالها ويلزم منه الإباحة ضرورة. وينبغي للطبيب أن يعلم امرأة مداواتها، لأن نظر المرأة إلى المرأة أخف من نظر الرجل إليها لأنها أبعد من الفتنة، فإذا لم يكن منه بد فليغض بصره ما استطاع تحرزا عن النظر بقدر الإمكان، و كذلك تفعل

المرأة عند النظر إلى الفرج عند الولادة وتعرف البكارة. ألا يرى أنه يجوز النظر إليه لتحمل الشهادة على الزنا ولا ضرورة فهذا أولى. والعورة فى الركبة أخف فكاشفها ينكر عليه برفق، ثم الفخذ وكاشفه يعنف على ذلك، ثم السوأة فيؤدب كاشفها. (الاختيار لتعليل المختار، كتاب الكراهية، فصل النظر إلى العورة)

ناجائز اور حرام اس اعتبار سے تو ایک ہی ہیں کہ دونوں کا کرنا ممنوع ہے لیکن حکم کے اعتبار سے تھوڑا فرق ہے کسی قطعی حرام کام کو جائز سمجھنا کفر تک لے جاتا ہے، لیکن حرام سے کم درجے کا کام مثلاً مکروہ کو جائز سمجھنا کفر تک نہیں لے جاتا۔ تاہم دونوں سے پرہیز کیا جائے گا۔

سوال: ایک کتاب ہے جس میں تصاویر کے ساتھ بچوں کے لیے تفسیر بیان کی گئی ہے، کیا ہم اپنے بچوں کو یہ پڑھا سکتے ہیں؟ نیت یہ ہے کہ پریوں اور ہیروؤں کی کہانیوں کی کتابیں بچوں کے ہاتھ پکڑانے کے بجائے ایسی کتابیں ان کے ہاتھ میں دی جائیں جن سے ان کی استعداد اچھی بنے۔ رہنمائی فرمائیے۔

جواب: اگر جاندار کی تصاویر میں شکل واضح ہو کہ ناک کان وغیرہ کے ذریعہ پتہ چل رہا ہے یہ فلاں ہے تب تو یہ تصاویر چھاپنا حرام ہے، ان حرام تصاویر کا دیکھنا اور ان کے ذریعہ تعلیم دینا جائز نہیں۔

اگر تصاویر میں شکل واضح نہ ہو بلکہ دھندلا سا کوئی عکس ہو تو یہ تصویر محرم کے حکم میں داخل نہیں ہے۔ ان کے ذریعہ سے تعلیم دینا فی نفسہ جائز ہے، تاہم اس سے یہ اندیشہ ہے کہ بچے تصویر محرم سے مانوس ہو کر دونوں میں فرق نہ کر سکنے کی بنا پر ان کا استعمال شروع کر دیں گے۔ اس لیے کارٹون کو تعلیم کا ذریعہ بنانے سے احتیاط کرنا چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ کتاب میں موجود کارٹونوں کی شکل واضح نہیں ہے، اس لیے یہ تصاویر تصویر محرم میں تو داخل نہیں ہیں۔ اس لیے مذکورہ کتاب پڑھنے کو حرام اور ناجائز تو نہیں کہا جائے گا تاہم احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔

بخاری شریف میں ہے: أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ. (بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة)

ترجمہ: ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔“

ایک اور حدیث میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ. (بخاری، کتاب اللباس، باب من لم يدخل بيتا فيه صورة)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تکیے خریدے تھے جن میں تصویریں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے اور اندر نہ آئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھ لیے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توبہ کرتی ہوں (آپ فرمائیں) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تکیے کیسے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ تکیے اس لیے خریدے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر بیٹھیں گے اور ٹیک لگائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور سرزنش کے

طور پر کہا جائے گا تم نے جو کچھ بنایا ہے اسے زندہ کرو اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔"

مسلم شریف میں روایت ہے: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً. (صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان)

ترجمہ: "اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا، جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (یعنی تصویریں بناتے ہیں) تو ان کو چاہیے کہ ایک چیونٹی ہی پیدا کر کے دکھائیں یا ایک دانہ گندم یا جو ہی پیدا کر دیں۔

سوال نماز باجماعت میں آخری صف میں اکیلے نماز پڑھنے کی ممانعت اور اگلی صف سے کسی کو پیچھے کھینچنے کا ریفرنس درکار ہے۔

جواب: اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ اگلی صف مکمل ہو چکی ہے اور پچھلی صف میں اس کے علاوہ کوئی اور نمازی نہیں ہے تو شریعت کا اصل حکم یہ ہے کہ وہ شخص اکیلا کھڑا نہ ہو بلکہ اگلی صف سے کسی کو کھینچ لے پھر دونوں صف بنا کر کھڑے ہوں۔ لیکن عام طور پر لوگوں کو یہ مسئلہ معلوم نہیں ہے یا اس موقع پر یاد نہیں آتا کہ مجھے پیچھے کیوں کھینچا جا رہا ہے، اس لیے اس عمل سے فتنہ وفساد کا اندیشہ ہے، لہذا متاخرین فقہاء نے فتنے کے اندیشے سے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ چوں کہ یہ شخص معذور ہے اس لیے گناہ گار نہ ہوگا۔

سنن ابن ماجہ میں ہے: خرجنا حتّى قدمنا على النّبيّ صلّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ، فبايعناهُ، وصلَّينا خلفهُ، ثمَّ صلَّينا وراءهُ صلاةً أُخرى، فقضى الصَّلاةَ، فرأى رجلًا فردًا يصلِّي خلفَ الصَّفِّ، قالَ: فوقفَ عليهِ نبيُّ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ حينَ انصرفَ قالَ: استقبِلْ صلاتَكَ، لا صلاةَ للَّذي خلفَ الصَّفِّ. (سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب صلاة الرجل خلف الصف وحده) ترجمہ: "ہم (اپنے علاقے سے) روانہ ہوئے حتی کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی۔ ہم نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی، پھر آپ کے پیچھے ایک اور نماز پڑھی۔ آپ نے نماز مکمل کی تو دیکھا کہ ایک آدمی صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ (جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو) اللہ کے نبی ﷺ اس کے پاس گئے اور فرمایا: شروع سے نماز پڑھو۔ کیونکہ جو شخص صف کے پیچھے ہو اس کی نماز نہیں"۔

(الف) وإن وجد في الصف فرجة سدها وإلا انتظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه، وإن لم يجئ حتى ركع الإمام يختار أعلم الناس بهذه المسألة فيجذبه ويقفان خلفه، ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الإمام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا. فإن جاء رجل وإلا جذب إليه رجلا أو دخل في الصف، ثم قال في القنية: والقيام وحده أولى في زماننا لغلبة الجهل على العوام فإذا جره تفسد صلاته اهـ قال في الخزائن قلت: وينبغي التفويض إلى رأي المبتلى، فإن رأى من لا يتأذى لدين أو صداقة زاحمه أو عالما جذبه وإلا انفرد. اهـ. قلت: وهو توفيق حسن اختاره ابن وهبان في شرح منظومته. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة)

(ب) (قوله والقيام خلف صف فيه فرجة) أقول فإن لم يجد فرجة اختلف العلماء قيل يقوم وحده ويعذر، وقيل يجذب واحدا من الصف إلى نفسه فيقف إلى جنبه والأصح ما روى هشام عن محمد أنه ينتظر إلى الركوع فإن جاء رجل وإلا جذب إليه رجلا أو دخل في الصف قال مولانا البديع والقيام وحده أولى في زماننا لغلبة الجهل على العوام فإذا جره تفسد صلاته. (درر الحكام شرح غرر الأحكام، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة)

ختم شد